فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254 | ١


جلد ۱۵/۵۰ | یکم صلح ۱۳۴۰ ہش | یکم جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۱ دسمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

## وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور پیغام

## دوست اس تحریک کو کامیاب بنائیں اور نئے سال کے آغاز پر پہلے سے بھی زیادہ جوش اور ہمت کے ساتھ اس میں حصہ لیں

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے ۶۹ ویں جلسہ سالانہ کے بابرکت موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام کے ذریعہ "وقفِ جدید" کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ روح پرور پیغام مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں پڑھ کر سنایا تھا۔ حضور کے پیغام کا متن درج ذیل ہے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

وقفِ جدید کی تحریک پر تین سال گزر چکے ہیں اور اب نئے سال کے آغاز سے اس تحریک کا چوتھا سال شروع ہو رہا ہے۔ مَیں نے ابتداء میں ہی جماعت کے دوستوں کو نصیحت کی تھی کہ انہیں وقفِ جدید کا سالانہ بجٹ بارہ لاکھ تک پہنچانا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ کم سے کم ایک ہزار ایسے معلّم رکھے جا سکیں جو اسلام اور احمدیت کی تعلیم لوگوں تک پہنچائیں اور ان غلط فہمیوں کو دُور کریں جو ہمارے متعلق ان کے دلوں میں پائی جاتی ہیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک وقف جدید کا بجٹ ستّر اسّی ہزار کے اردگرد ہی چکر لگا رہا ہے اور اس میں سے بھی کچھ وعدے ایسے ہوتے ہیں جن کی وصولی میں دفتر کو مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اس غفلت کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف اپنے وعدوں کو پُورا کرنا چاہیئے۔ بلکہ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعتوں کی طرف سے نئے سال کے وعدے گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش ہوں کیونکہ جب تک وقف جدید کی مالی حالت مضبوط نہیں ہو گی ہم معلّمین کی تعداد بھی بڑھا نہیں سکتے۔ اس وقت صرف ساٹھ معلّم کام کر رہے ہیں لیکن صحیح طور پر کام چلانے کے لئے ہمیں کم سے کم ایک ہزار معلّمین کی ضرورت ہے اور ایسا تبھی ہو سکتا ہے جبکہ مالی لحاظ سے وقفِ جدید کو مضبوط بنایا جائے۔ پس دوست ہمّت سے کام لیں اور وقف جدید کو ترقی دیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تحریک میں کام کرنے والوں کے ذریعہ جماعت کی تعداد میں ہر سال ترقی ہو رہی ہے۔ اور اگر کام بڑھ جائے اور وقفِ جدید کی مالی حالت بہتر ہو جائے تو اس میں اور بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ پس دوست اس تحریک کو کامیاب بنائیں اور نئے سال کے آغاز سے پہلے سے بھی زیادہ ہمّت اور جوش کے ساتھ اس میں حصّہ لیں۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور وہ آپکو اپنے فرائض کے سمجھنے اور ان ذمہ واریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عائد کی گئی ہیں۔ والسّلام

خاکسار :- مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

۲۷/۱۲/۶۰

اسسٹنٹ ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۱ء

# جلسے میں نے کیا پایا

ہمارا انترواں (۶۹) جلسہ سالانہ حسب معمول خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت خوش اسلوبی سے ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کی شام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کے ساتھ جو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنائی اختتام پذیر ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے تھے اگرچہ افتتاحی تقریر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بنفس نفیس فرمائی۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے امسال بھی حاضرین جلسہ کی تعداد میں پہلے کی طرح خاصہ اضافہ ہوا۔ پچھلے سال کی نسبت اس دفعہ پانچ چھ ہزار زائد نفوس نے شمولیت کی اور پہلے کی نسبت اس دفعہ بہت رونق رہی۔ ایک اندازہ کے مطابق حاضرین کی تعداد ۔۔ ہزار کے درمیان تھی حالانکہ قیاس یہ تھا کہ چونکہ جلسہ کی کوئی تاریخ اتوار کو نہیں پڑ رہی اسلئے حاضری کم ہو گی مگر خدا کے فضل سے یہ قیاس غلط ثابت ہوا۔

اس دفعہ کھانا وغیرہ کے انتظامات خاص طور پر پہلے سے بھی کہیں بہتر تھے بہت کم شکایتیں سماعت میں آئیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کوئی حادثہ وقوع پذیر نہیں ہوا۔ تقاریر پہلے کی طرح نہایت اطمینان سے سنی گئیں اور پہلے سے بھی کہیں زیادہ مساجد میں رونق رہی باوجود سردی کے راتیں بیدار گذار اور دن خوشگوار گذرے۔ جلسہ کے اوقات کے علاوہ محلوں اور بازاروں میں خوب گہما گہمی رہی۔ جلسہ کے دوران پنڈال بھرپور رہا جلسہ کی دعاؤں کا یہ اثر ہوا کہ جلسہ ختم ہونے کے ساتھ ہی باران رحمت کے آثار پیدا ہو گئے اور ۲۹/۳۰ کی رات کو خوب بارش ہوئی۔

آج ۳۰ دسمبر تک جب کہ یہ الفاظ معرض تحریر میں آ رہے ہیں بہت سے احباب واپس جا چکے ہیں۔ تاہم بہت سے ایسے احباب جن کے رشتہ دار ربوہ میں موجود ہیں یا جن کو اللہ تعالےٰ نے فرصت عطا کی ہے۔ ابھی تک یہیں تشریف فرما ہیں اور اپنے اپنے وقت مقررہ پر رخصت ہو رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ جماعت کیلئے جو اہمیت رکھتا ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں جو دوست کسی وجہ سے جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے ان کے دل جانتے ہیں کہ انہوں نے ان ایام کو کس طرح گذارا ہے۔ یہ امر ان خطوط اور تاروں سے واضح ہوتا ہے جو دنیا کے ہر گوشہ سے دوران جلسہ میں وصول ہوتی رہیں۔ واقعی یہ ایام کئی لحاظ سے نہایت بابرکت ہوتے ہیں اور جو دوست شامل نہیں ہو سکتے ان کے دل بھی جلسہ میں شریک ہو کر ان برکات کو المضاعف کر دیتے ہیں جو اس تقریب مقدس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی تاریخیں جماعت احمدیہ کے لئے تقدس کی حامل ہو چکی ہیں اور ان دنوں میں ہر سچے احمدی کا دل خواہ وہ کہیں ہو تڑپ اٹھتا ہے

جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی حکم کے ماتحت تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑی کی ہے یہ جماعت یہی خاص مقصد حیات لے کر اٹھی ہے اور اس کی ہر حرکت اور ہر کارروائی خواہ بظاہر کسی نہج کی ہو اسی ایک مرکزی مقصد کے گرد گھومتی ہے۔ کوئی جلسہ ہو یا کوئی اور کام جماعت کیلئے اس کی قدر و قیمت اسی حد تک ہے کہ اس سے تجدید و احیائے اسلام کے کام میں کس قدر اضافہ ہوا ہے۔ جماعت کی نمازیں۔ جماعت کے روزے۔ حج زکوٰۃ اور دیگر تمام دینی اور دنیوی اعمال اسی وقت صحیح اور کامیاب سمجھے جائینگے جبکہ ان سے جماعت کے حقیقی مقصد کو تقویت پہنچتی ہو۔

لہذا ہمارا جلسہ سالانہ بھی اسی وجہ سے کامیاب جلسہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس جلسہ کا نتیجہ ایک احمدی کے لئے تبلیغ اسلام کے جوش کو پہلے سے کہیں زیادہ بڑھانے والا ہو۔ ورنہ جلسے دینی یا دنیوی دنیا میں ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ہمارے جلسہ کی خصوصیت اگر یہ نہیں ہے کہ شمولیت کرنے والے دوست پہلے سے زیادہ تبلیغ اسلام کا عزم لے کر واپس جائیں تو یہ بھی ایک معمولی میلہ کی حیثیت رکھتا ہے اور ضیاع وقت اور ضیاع مال کے سوا اسکی کوئی حقیقت نہیں مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے جیسا کہ آثار سے واضح ہوتا ہے ہمارا جلسہ ایک بے فائدہ محض تفریحی اجتماع نہیں بلکہ اس کی غرض و غایت نہایت اہم ہے اور ہر احمدی دوست اس کو اچھی طرح جانتا ہے

ہمیں یقین ہے کہ ہر آنے والا ایک تازہ جوش لے کر واپس گیا ہے۔ یعنی تبلیغ اسلام کا جوش۔ یہ جوش کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو جس کام کے لئے کھڑا کیا ہے ہم اسکو اختتام تک پہنچا کر چھوڑینگے ہم اس وقت تک دم نہیں لیں گے جب تک اللہ تعالےٰ کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ کی رسالت کا جھنڈا دنیا کے چپہ چپہ پر نہ لہرا دیں گے۔ ہم اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔ جب تک ہم اللہ تعالےٰ کی آیات ہر کان میں ڈال نہ لیں گے۔ جب تک ہم اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں ہر کھڑا ہونے والے بت کو توڑ کر پارہ پارہ نہ کر لینگے ہر بتکدے کو مسمار نہ کر لیں گے۔

اگر کوئی احمدی دوست خدانخواستہ اپنے دل میں یہ جوش یہ عزم لے کر واپس نہیں گیا تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جلسہ میں اس کا شامل ہونا ضائع گیا ہے اور جو روپیہ پیسہ اور وقت اس نے یہاں صرف کیا ہے۔ اس کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور اس نے اپنے آپ کو اور دوسروں کو ہی نہیں بلکہ اپنے خدا اور رسولؐ کو بھی دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔

اکثر دوست اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں اور باقی جا رہے ہیں۔ ہر ایک دوست کو آج ہی رات سوتے وقت اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیئے اور جائزہ لینا چاہیئے کہ جلسہ سے اس نے کیا پایا ہے اور کیا کھویا ہے۔ اگر وہ جماعتی فرائض کے ادا کرنے کے لئے نیا جوش و عزم لے کر نہیں گیا تو اس نے کچھ بھی نہیں پایا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے جو کچھ اس کے پاس تھا وہ بھی کھو دیا ہے۔ مگر ایسا کون احمدی ہے؟ یقیناً کوئی بدنصیب ہی ایسا ہو تو ہو۔ ورنہ ہمیں یقین ہے بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ جلسہ میں جو احمدی بھی شامل ہوتا ہے وہ ایمانی قوت کے ساتھ ہی شامل ہوتا ہے اور جو بھی ایمانی قوت کے ساتھ شامل ہوتا ہے وہ ضرور ایمانی قوت میں اضافہ پاتا ہے کیونکہ ایمانی قوت کی یہ خاصیت ہے کہ اس کو جتنا بھی تصرف میں لایا جائے وہ بڑھتی ہی جاتی ہے اور یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ بے کنار بن جاتی ہے اور آفاق اس میں سما جاتے ہیں۔

---

## پھر اس زمیں کو رشکِ ماہتاب دیکھتا ہوں میں

پھر اس زمیں پہ لالہ و گلاب دیکھتا ہوں میں
پھر اس زمیں کو رشکِ ماہتاب دیکھتا ہوں میں

ہجومِ خلق کا یہ اژدہام تجھ سے کیا کہوں
کسی کی اک پکار کا جواب دیکھتا ہوں میں

نئے نظام کی ہر اک کڑی ہے منزلِ یقیں
نئی حیات کا ہر ایک باب دیکھتا ہوں میں

سجود میں سرِ نیاز ہے مقام عرش پہ
خموش راستوں میں انقلاب دیکھتا ہوں میں

ہیں تشنہ کام بے پئے ہی فیض یاب و بامراد
نظر کو بے اٹھائے کامیاب دیکھتا ہوں میں

یہ سرزمینِ خشک اور یہ لالہ ہائے نو بہ نو
نہ جانے کون سے جہاں کے خواب دیکھتا ہوں میں

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روداد

## پہلے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ ۲۶ دسمبر۔ آج ساڑھے دس بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے پہلے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر شروع ہوا۔

### محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ کی تقریر

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے

"اسلام اور غیر مسلم رعایا"

کے موضوع پر اپنی ایمان افروز تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ اس مضمون کے مندرجہ ذیل تین اہم پہلو ہیں:۔

(۱) اسلام نے بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے کیا تعلیم دی۔ اور ان کے ساتھ کس قسم کا سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی ہے

(۲) موجودہ متمدن دنیا میں لوگوں کو جو شہری حقوق حاصل ہیں۔ کیا اسلام اپنی غیر مسلم رعایا کو وہ حقوق دیتا ہے؟

(۳) کیا اسلام ان شہری حقوق کے علاوہ بھی اور مراعات غیر مسلموں کو دیتا ہے

محترم صاحبزادہ صاحب نے ان تینوں پہلوؤں کے بارے میں نہایت دلنشین انداز میں اسلامی تعلیم کو واضح فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی پیش کردہ تعلیم اور پھر مسلمانوں کے عملی نمونہ کو پیش کر کے بتایا کہ کس طرح اسلام موجودہ متمدن دنیا کے تسلیم شدہ قواعد کی نسبت زیادہ بہتر اور مکمل رنگ میں غیر مسلم رعایا کو حقوق دیتا ہے اور ہر رنگ میں ان کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے لئے زندگی کی ہر دوڑ میں ترقی کے یکساں مواقع مہیا فرماتا ہے۔

آپ نے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ اسلام نے عام بنی نوع انسان کے ساتھ جو اخوت کی وسیع انسانی برادری کا ایک حصہ ہیں کیا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس بارے میں قرآن پاک نے لفظ خیر استعمال فرمایا ہے جو لغوی اعتبار سے ہمدردی اور بھلائی کے ایک وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو خیر ٹھہرایا ہے۔ اور ہمیں تمام بنی نوع انسان کے ساتھ خیر کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور خیر کو کسی شرط کے ساتھ مشروط نہیں کیا۔ بلکہ خیر مطلق کو ہر مسلمان کا شعار قرار دیا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس لفظ کے وسیع مفہوم کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ اسلام زندگی کے ہر پہلو میں بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبودی کو ہر رنگ میں ملحوظ رکھنے کی تلقین فرماتا ہے اور پھر مسلمانوں کا نصب العین فاستبقوا الخیرات قرار دیتا ہے۔ گویا بنی نوع انسان کی فلاح اور ہمدردی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی نصیحت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو خیر امت قرار دیا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات سے اسلامی تعلیم کو واضح فرمایا اور بتایا کہ اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ان آیات سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

(۱) اسلام کا خدا رب العالمین ہے اس کی ربوبیت کا فیضان کافر و مسلم سب کے لئے کھلا ہے اس لئے ہر مسلمان کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی ہمدردی اور شفقت کے دامن کو کافر و مومن سب کے لئے کھلا رکھے۔

(۲) اسلامی تعلیم کا خلاصہ اور نچوڑ یہ ہے کہ اس کا ہر گوشہ اور ہر پہلو سراسر خیر مطلق ہے

(۳) اسلام نے ظلم اور تشدد و جبر کو نہایت درجہ ناپسندیدہ فعل قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اپنے لئے دوزخ کا دروازہ کھول رہے ہیں

محترم صاحبزادہ صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی زندگیوں کو ہر رنگ میں نوع انسان کی ہمدردی کے لئے وقف کر رکھا تھا وہ دوسروں کی تکلیفوں اور دکھوں کو مٹانے کے لئے اپنے اوپر دکھ اور تکلیف وارد کرتے تھے۔ اور اس طرح اسلامی تعلیم پر حقیقی معنوں میں عمل کرتے تھے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ موجودہ متمدن دنیا میں شہریت کے مندرجہ ذیل بنیادی حقوق ایسے ہیں جن کی ذمہ دار حکومت سمجھی جاتی ہے۔

(۱) قانونی مساوات
(۲) شخصی آزادی
(۳) مذہب و ضمیر کی آزادی
(۴) جان کی حفاظت
(۵) مال و جائیداد کی حفاظت
(۶) جائز معاہدات کی اجازت
(۷) خاندانی زندگی کی آزادی کا احترام
(۸) مختلف قسم کی تنظیمیں قائم کرنے کی آزادی

آپ نے ان سارے حقوق کے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ اسلامی تعلیم کو واضح فرمایا اور بتایا کہ اسلام نہ صرف یہ سارے حقوق غیر مسلم رعایا کے لئے تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ ان میں مزید اضافے کرتا ہے۔ اور زیادہ اچھے اور بہتر رنگ میں غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت فرماتا ہے۔ آپ نے اسلامی تاریخ کی متعدد مثالوں سے واضح فرمایا۔ کہ کس طرح مسلمانوں نے اسلام کی اس زریں تعلیم پر عمل کر دکھایا اور اپنی حکومتوں میں غیر مسلموں کے حقوق کی نہ صرف مکمل حفاظت کی بلکہ انہیں زندگی کے ہر میدان میں ترقی کرنے کے یکساں مواقع دیئے۔

اپنی مبسوط تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا اور احباب کو تلقین فرمائی کہ انہیں حضور علیہ السلام کی اس نصیحت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے

### مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"حضرت مسیح علیہ السلام کا مشرق میں ورود جدید شواہد کی روشنی میں"

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں حضرت مسیح کی وفات اور مشرق میں ورود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ حقائق اور اہم انکشافات کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پیش فرمایا۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ

"خدا کے ارادوں سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے مسیح کے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی"۔
(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۳)

اور پھر آپ نے بتایا کہ کس طرح انکشافات جدیدہ کے ذریعے سے یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ اور کس طرح حضرت مسیح کی صلیبی موت سے بچنے اور مشرقی ممالک میں آنے کے متعلق ناقابل تردید شواہد کا انکشاف ہو رہا ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے اس سلسلے میں سب سے پہلے مکتوب سکندریہ کی شہادت پیش فرمائی۔ جس میں یہ ذکر موجود ہے کہ جب حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تو کو میخوں اور اسپنوں کی وجہ سے آپ کا دوران خون رک گیا تھا۔ لیکن آپ زندہ تھے اور فوت نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد اسی سلسلہ میں آپ نے مندرجہ ذیل امور کا ذکر فرمایا۔

(۱) حضرت مسیح ناصری کی تصویر اور کفن کے متعلق انکشافات جدیدہ
(۲) فلسطین کی وادی قمران کے صحیفے
(۳) عیسائی محققین کا اعتراف کہ حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کے متعلق انجیل کی آیات الحاقی ہیں۔
(۴) ہندوؤں کی قدیم کتب میں حضرت مسیح کی ہجرت کا ذکر
(۵) تخت سلیمان کے کتبوں میں مسیح کی آمد ہندوستان کا تذکرہ
(۶) پنڈت نہرو کی تحقیق۔

آپ نے بڑی وضاحت اور عمدگی کے ساتھ مندرجہ بالا امور کو واضح فرمایا۔ اور ثابت کیا۔ کہ یہ تمام امور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش فرمودہ تحقیق کی زبردست تائید کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے تھے۔ آپ نے لمبی عمر پائی اور ہندوستان میں آ کر بنو اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو پیغام حق پہنچاتے رہے۔

مکرم مولوی صاحب کی یہ تقریر کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ اور مہتمم صاحب نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ سے مل سکتی ہے۔

# اسلام کا عالمگیر غلبہ

## تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۶۰ء کے پہلے اجلاس میں مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے :-

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس امر پر متفق ہیں کہ اس زمانہ میں جو آخری زمانہ کہلاتا ہے جس میں مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور مقدر تھا اسلام کو ایک عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا ۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون میں اسی طرف اشارہ ہے اور ائمہ سلف صالحین اور مفسرین قرآن مبین شیعہ اور سنی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس آیت میں دین حق یعنی اسلام کے دوسرے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر پایا جاتا ہے وہ کامل طور پر مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا ۔ حضرت امام ابن جریرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

" دین اسلام کا غلبہ باقی تمام ادیان پر عیسٰےؑ ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا " (ابن جریر تفسیر پارہ ۲۸ صفحہ ۱۵۴)

اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ فرماتے ہیں :-

" ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبرؐ بوقوع آمدہ و اتمام آں از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید "

اور تفسیر قادری جلد ۲ صفحہ ۳۸۶ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے :-

" تا کہ غالب کرے اس دین کو علی الدین کلہ سب دین اور ملت پر حضرت عیسٰےؑ کے اترنے کے وقت " (منصب امامت صفحہ ۵۶)

اسی طرح شیعہ صاحبان کی مستند کتابوں میں لکھا ہے :-

" انھا نزلت فی القائم من آل محمد وھو الامام الذی یظھرہ اللہ علی الدین کلہ " (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ و تفسیر صافی بحوالہ امام قمی)

کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ یعنی مہدیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہی امام ہے جسے اللہ تعالےٰ سب ادیان پر غلبہ عطا کرے گا ۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :-

" یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام "

یعنی مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ اسلام کے سوا باقی تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا ۔ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مذاہب کی ہلاکت کی پیشگوئی نہیں فرمائی بلکہ فرمایا کہ تمام مذاہب اور ملتیں نابود ہو جائیں گی ۔ یعنی مذہبی لحاظ سے کسی مذہب کو اسلام کے سوا تسلیم نہیں کیا جائے گا اور دنیا میں صرف ایک ہی دین اسلام ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا ۔ اس حدیث نے دوسرے تمام مذاہب پر اسلام کے غلبہ کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ متعین کر دیا ہے ۔

### زمانہ مسیح موعودؑ کی ایک علامت

اور مسیح موعودؑ کے ظہور کے زمانہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم الشان علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت اسلام کی حالت حد درجہ نازک ہو جائے گی اور دوسرے مذاہب اس کے مٹانے کے لئے چاروں طرف سے اس پر حملہ آور ہوں گے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ ۔ کہ اسلام جیسے ابتدائی حالت میں غریب یعنی ایک بے یار و مددگار مسافر کی طرح تھا ۔ اسی طرح وہ عروج و اقبال اور طاقت و اقتدار کے حاصل کرنے کے بعد پھر اس غریب کی مانند ہو جائے گا جس کا کوئی یار و مددگار نہ ہو اور اس کے دشمن اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت اسے مٹانے کے لئے حملہ آور ہوں گے اور اسے چند روز کا مہمان خیال کیا جانے لگے گا لیکن دشمن اپنے ناپاک عزائم اور ارادوں اور منصوبوں کو روبہ عمل لانے اور اپنی تدبیروں میں جو وہ اس کے مٹانے کے لئے کرے گا خائب و خاسر رہے گا ۔ کیونکہ اس وقت اسلام کی مدافعت کرنے والا مسیح موعودؑ بروز محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

کیف تھلک امۃ انا فی اولھا والمسیح ابن مریم آخرھا ۔

کہ میری امت ہلاک نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے اول میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح موعودؑ ہوگا ۔

یعنی جب اسلام آخری زمانہ میں دورِ غربت میں بے یار و مددگار ہوگا ۔ اور اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوگا تو اس وقت مسیح موعود تکمیلِ اسلام کے ذریعہ سے اسلام اسی طرح غربت کے دور سے نکل کر اوجِ ترقی کی منازل طے کرے گا جس طرح کہ ابتدائی غربت کے دور میں میرے ذریعہ اس نے اقبال و عروج کی منازل طے کی ہیں ۔

نیز قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے کہ وہ امور اور وہ حالات جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے ضروری ہیں وہ مسیح موعودؑ کے وقت میں بدرجہ اتم پائے جائیں گے ۔ مثلاً

(۱) مختلف قوموں اور ملکوں کے باشندوں کے میل ملاقات کے لئے آسانی کی راہوں کا ایسے طور پر کھل جانا کہ تمام دنیا ایک ملک یا ایک شہر کے حکم میں ہو جائے ۔

(۲) عام مذہبی آزادی :- یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ایک دین دوسرے تمام ادیان پر اپنی اپنی خوبیوں کی رو سے غالب ہے یہ ضروری ہے کہ دنیا کی تمام قومیں اور مذاہب آزادی سے باہم مباحثات کر سکیں اور ہر ایک قوم اپنے مذہب کی خوبیاں اور دوسرے مذاہب کا نقص پیش کر سکے ۔

(۳) طبع اور اشاعت کے وسائل اور ذرائع کا پایا جانا جس کے ذریعہ ساری دنیا میں مذہب کی اشاعت کی جا سکے ۔

چونکہ مذکورہ بالا وسائل اور حالات کا پایا جانا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مقدر تھا ۔ اس لئے گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تکمیل ہدایت ہو گئی ۔ اور اسلام کے دیگر ادیان پر غلبہ کی ابتداء ہو گئی ۔ لیکن بصورت اتم تکمیل اشاعت ہدایت اور اسلام کا کامل طور پر دوسرے ادیان پر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بروزی آمد پر چھوڑا گیا ۔

### اسلام پر غربت و انحطاط کا دور

جب گذشتہ صدی یعنی تیرھویں صدی ہجری نصف کے قریب گذر چکی تو اسلام پر مصائب کا ایک سیلاب ٹوٹ پڑا ۔ اور چاروں طرف سے دشمنوں کے اس پر لگاتار حملے شروع ہو گئے ۔ مسلمانوں کی سیاسی برتری خاک میں مل گئی ۔ روحانی تفوق کا نام و نشان نہ رہا ۔ اسلام کی تردید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر مشتمل گندی اور دلآزار کتابیں اور پمفلٹ اور اشتہارات کروڑوں کی تعداد میں مخالفین اسلام کی طرف سے شائع کئے گئے اور اسلام پر علمی اور فلسفیانہ رنگ میں وہ وہ اعتراضات کئے گئے ۔ جن کی نظیر کسی نبی کے زمانہ میں نہیں ملتی اور ملحد اور بے دین کرنے والا فلسفہ پھیلایا گیا ۔ جس میں مسلمانوں کے لاکھوں نوخیز بچے گرفتار ہو گئے ۔ جو نماز پر ہنستے اور روزوں کو ٹھٹھوں سے یاد کرتے اور وحی الٰہی کو ایک خواب پریشان خیال کرنے لگے ۔ اور بڑے بڑے بزرگوں اور ولیوں کی اولادیں اور نوجوان لڑکیاں اچھے اچھے خاندانوں کی اسلام سے مرتد ہو گئیں ۔ گو دوسرے مذاہب مثلاً آریہ سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے بھی اسلام کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۔ لیکن عیسائیوں کی مخالفت کے مقابلے میں کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت ان کی مخالفت کو کوئی نسبت نہ تھی ۔

اور احادیث میں بوضاحت تمام بتایا گیا تھا کہ مسیح موعودؑ کا ظہور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت ہوگا ۔ اسی لئے اس کا ایک عظیم الشان کام ولیکسر الصلیب بتایا گیا ۔ کہ وہ صلیبی مذہب کا مقابلہ کرے گا ۔ چونکہ ان کے عروج و اقبال اور غلبہ کو دیکھتے ہوئے یہ بات ناممکن نظر آئے گی ۔ اس لئے جملہ ولیکسر الصلیب کو مؤکد بلام اور بنون ثقیلہ بیان فرمایا کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا ۔ اور آخرکار اسلام سب دینوں پر غالب آ کے گا ۔ اور صلیبی مذہب کا اقتدار جاتا رہے گا ۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا حقیقی دشمن اور سب سے بڑا دشمن جو ہر رنگ میں اسلام کی تباہی کے لئے کوشاں ہوگا اور اس کے مٹانے کے لئے ہر قسم کے مادی وسائل استعمال کرے گا وہ دجالی مذہب ہوگا۔ جسے دوسری احادیث میں فتنۂ دجال سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس کا فتنہ سوائے مکہ اور مدینہ کے ہر جگہ اثر انداز ہوگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کشف میں دکھلایا گیا کہ المسیح الدجال خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ یعنی اسلام میں نقص اور خلل اور عیب و فساد ثابت کرنے کے لئے کوشاں اور عمارت اسلامی کو منہدم کرنے کا خواہاں ہے۔ اور پھر اس کے پیچھے مسیح ابن مریم کو طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ جو اسلامی عمارت کا محافظ اور دجال کے فتنہ و فساد کی اصلاح کرنے والا ہوگا۔

## گذشتہ صدی اور عیسائیت

گذشتہ صدی میں عیسائی مغربی اقوام کے دُنیا پہ تسلط اور تفوق اور غلبہ و اقتدار نے یورپ کے متعصب پادریوں میں اسلام کے خلاف ایک بے پناہ جوش پیدا کر دیا تھا۔ اور کیا یورپ اور کیا امریکہ ہر ملک کے پادریوں نے اپنی اپنی تنظیم کے ماتحت فرزندان اسلام کو عیسائیت کے حلقہ بگوش بنانے اور فرزندان توحید کو تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اور جگہ بجگہ تبلیغی مشن قائم کر دئے تھے اور اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر عیسائیوں کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ وہ یقین کرنے لگے تھے کہ تھوڑے عرصہ میں اسلامی ممالک عیسائیت کی آغوش میں پناہ لیں گے اور اسلام کا نام دُنیا سے مٹ جائے گا۔ اس کا اندازہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بروز کے ان لیکچروں سے لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے گذشتہ صدی عیسوی کے نصف آخر میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں کئے۔ انہوں نے "عیسائیوں کے عالمی اثرات" کے زیر عنوان اپنے ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنیوالے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی جا پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے"

(بروز لیکچرز ص۴۲)

ایک اور لیکچر میں کہا:۔

But all the Progress which the nineteenth century has achieved appears to many christians victries) which await Them 20th (Page 23 Barrows Lectures)

یعنی وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہے۔

ہندوستان میں جو عیسائیت کو کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک پنجاب کے لفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن کی ایک تقریر میں پائی جاتی ہے جو انہوں نے ۱۸۸۸ء میں کی تھی انہوں نے کہا:

"بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف توجہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ یہ سنکر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے"۔

اب سوال یہ ہے کہ اس عظیم الشان امر کا سبب کہ ہر جگہ عیسائیوں کی جماعت ایسی تیز رفتاری سے پھیل رہی ہے کہ جتنی قرون اولی کے بعد کبھی نہیں پھیلی میں اور آپ اس کا حقیقی سبب جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ خداوند کی روح حرکت میں ہے پہلے کی طرح اب بھی خداوند اپنے نام کو عظمت دے رہا ہے اور وہ ہمارے چرچ کو ان لوگوں سے وسعت دے رہا ہے جو نجات چاہتے ہیں انجیل کے پیغام کی قدیم طاقت ابھی تک موجود ہے اب بھی رسولوں کے زمانہ کی طرح خدا کا کلام زبردست نشوونما کی طاقت رکھتا ہے اور اس کا غلبہ ہو رہا ہے"۔

"دی مشنز بائی آر کلارک مطبوعہ لنڈن ص۲۳۴)

عیسائیت کی اس ترقی اور غلبہ کو دیکھکر اور مسلم علماء اور ائمہ مساجد اور عوام کے ارتداد اور نئے تعلیمیافتہ مسلمانوں کے الحاد اور بے دینی کو ملاحظہ کر کے دردمندان اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے اور انہیں اس طوفان ضلالت سے کشتی اسلام کی نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی چنانچہ مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے ۱۸۷۹ء میں اپنی مشہور مسدس میں اسلام کی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ غربت اسلام اور مسلمانوں کی انتہائی بے چارگی کی صحیح تصویر ظاہر کرتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور اسلام کو ایک باغ سے تشبیہ دے کر فرماتے ہیں

پھر اک باغ دیکھیگا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس کے آنیکے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانیکے قابل

چمن میں ہوا آچکی ہے خزاں کی
پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خواں کی
کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستاں کی
تباہی کے خواب آرہے ہیں نظر سب
مصیبت کی ہے آنیوالی سحر اب

پھر آپ نے بطور مناجات اور دعا ایک نظم لکھی ہے۔ جس میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا ہے جو مسدس کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوئی اس میں لکھتے ہیں:۔

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اسکی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اسی طرح مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی ایم اے نے درجہ بدرجہ مسلمانوں میں رونما ہونیوالے انحطاط و زوال کے انتہائی نقطہ اور اسکے لازمی اثرات کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے:۔

"اب حالت بالکل دگرگوں ہے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلط ہے اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں کہیں جہالت و نادانی کا دور دورہ ہے اور کہیں جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیت بہرحال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے۔ کہ آجکل کے مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب عظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اڑانے کے مترادف ہے"۔

(مسلمانوں کا عروج و زوال ص۶)

اور بقول مولانا ابو الکلام آزاد ۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور ان کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا"

("آزاد" مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء صفحہ ۲ کالم ۲)

پس مغربی اقوام کے ظاہری غلبہ اور عیسائی پادریوں کی تبلیغی تنظیم اور مساعی کو دیکھ کر اور فلسفۂ یورپ سے مسلمان اس قدر مرعوب ہو چکے تھے۔ کہ وہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو تقریباً ناممکن خیال کرتے اور بعض تعلیمیافتہ لوگ جو بظاہر اسلام کی حمایت اور عیسائیت کی تردید کرنے کے لئے اٹھے انہوں نے فلسفۂ یورپ سے متاثر ہو کر اسلامی عقائد کی ایسی تشریح کی جو تمام امت کی مسلمہ تشریحات کے خلاف تھی مثلاً سید مرحوم نے دعا کی تاثیر سے انکار کر دیا ملائکہ کی علیحدہ ہستی کے منکر ہوگئے اور وحی و الہام کے متعلق لکھا کہ نبی "خود کلام نفسی کو ان ظاہری کانوں سے اسی طرح سنتا ہے جیسے کوئی دوسرا شخص اس سے کہہ رہا ہوتا ہے وہ خود اپنے آپ کو ان ظاہری آنکھوں سے اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ دوسرا شخص اسکے سامنے کھڑا ہوتا ہے"۔

(تفسیر سر سید ص۳۴)

باقی

درخواست دعا:۔ برادرم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب، دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ صاحب فراش ہیں۔ انہیں ۲۳/۱۲/۶۰ کو نمونیا کا حملہ ہوا تھا۔ گو اب پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہے۔ تاہم دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب

## وقفِ جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے"۔

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنا لے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے"۔

(خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

## پولیس سارجنٹس

تنخواہ ۱۸۵-۱۰-۱۹۵-۱۵-۲۵۵-۱۵-۳۰۰ علاوہ الاؤنس۔ دوران ٹریننگ ۳/۴ تنخواہ علاوہ الاؤنس۔

شرائط: سینئر کیمبرج یا اس کے برابر قد ۷"-۵ فٹ۔ چھاتی ۳۳"۔ پھیلاؤ ۱/۲ ۱"۔ عمر ۱/۳/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۱۔ درخواستیں ۱۵/۱/۶۱ تک بنام ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس ویسٹ پاکستان لاہور (پ ۔ رٹ ۱۸/۱۲/۶۰)

## ۲۔ بھرتی اسسٹنٹ سب انسپکٹرس پولیس

تنخواہ ۸۰-۵-۱۰۰-۵-۱۲۰ - بونی الاؤنس ۲۵/- روپے گرانی الاؤنس علاوہ۔ یونیفارم و کوارٹر فری۔ تحریری امتحان برائے انتخاب۔

شرائط: ایف اے یا ڈپلومہ انجینیئرنگ کالج۔ سکونت اضلاع ملتان منٹگمری و مظفر گڑھ ڈیرہ غازیخان۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ تاریخ پیدائش ۱/۳/۶۱ سے قبل کی۔ قد ۷"-۵ فٹ چھاتی ۳۳" پھیلاؤ ۱/۲ ۱"۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان رینج ملتان کینٹ ۱۰/۱/۶۱ تک۔ (پ ۔ رٹ ۲۰/۱۲/۶۰)

## ۵۔ ریلوے نمبر ٹیکرس

پانچ اسامیاں تنخواہ ۶۰ تا ۸۰/- الاؤنس علاوہ۔ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱/۱/۶۰ کو ۱۸/- تا ۲۵/- درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۲/۱/۶۱ تک معرفت نزدیک کے دفتر روزگار بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان (پ ۔ رٹ ۲۰/۱۲/۶۰) (ناظر تعلیم ربوہ)

## واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور دا جبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کو اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود (وفاداری، فروتنی اور بشاشت کے ساتھ) اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دینی چاہئیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

## اعلانات نکاح

(۱) میرے بھتیجے عزیزم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن چونڈہ کا نکاح عزیزہ بشریٰ پروین بنت چوہدری احسان اللہ صاحب ساکن چک ۱۴۲ ؍ ۵ ر خانیوال کے ہمراہ مکرم مولانا غلام رسول صاحب راجیکی صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین۔

(فتح علی باجوہ پنشنر چونڈہ)

(۲) میرے بھتیجے عزیزم ملک حشمت اللہ ابن ملک نیاز محمد صاحب کا نکاح عزیزہ شفیقہ ملک صاحبہ بنت ملک خدا بخش صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپے مہر پر مکرم جناب ڈاکٹر محمد عبید اللہ صاحب بٹالوی نے ۱۲/۱۲/۶۰ کو پڑھا۔ بعد ازاں ۲۴ دسمبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(حکیم دین محمد احمدی محلہ دار الرحمت۔ ربوہ)

(۳) میرے لڑکے عزیز طارق ہاشمی کا نکاح عزیزہ قمر النساء بنت شیخ ضیاء الحق صاحب سکنہ ربوہ کے ہمراہ بالعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۷/۱۲/۶۰ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(محمد صادق ہاشمی سکنہ ڈیرہ غازیخاں حال پاکپتن ضلع منٹگمری)

(۴) میری لڑکی شمیم اختر کا نکاح چوہدری بشیر احمد صاحب ولد عمر دین صاحب سکنہ چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر پر چوہدری نادر علی صاحب ایم۔ اے ڈی نے بمقام احمد نگر ۲۷/۱۲/۶۰ کو پڑھا۔

(۵) میری دوسری لڑکی سکینہ بی بی کا نکاح چوہدری منیر احمد ولد چوہدری عمر الدین صاحب سکنہ چک ۱۸ شیخوپورہ کے ہمراہ بعوض ۵۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم نادر علی صاحب نے پڑھا۔

(محمد شفیع ولد چوہدری کریم بخش چک ۱۰۸ ضلع لائلپور)

(۶) محترم منور احمد صاحب ولد میاں محمد ابراہیم صاحب صراف ساکن بدوملہی تحصیل نارووال کا نکاح عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الغنی صاحب ساکن کلاسوالا کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۲۷/۱۲/۶۰ مسجد دار الرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس خوشی کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(محمد امین صراف قلعہ سوبھا سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ)

(۷) عزیزم چوہدری اقبال احمد صاحب اختر مولوی فاضل ابن چوہدری غلام محمد صاحب علی پور چک ۵ کا نکاح ریحانہ فردوس بنت ملک عبد المجید خانصاحب کے ہمراہ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے مورخہ ۱۲/۱۱/۶۰ بمقام تسکین کا نج ۱۸۱ اسمن آباد لاہور میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(چوہدری غلام محمد صاحب علی پور)

## نمایاں کامیابی

اس سال کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی (بوٹنی) میں ۳۵۶/۵۰۰ نمبر لے کر انور اقبال صاحب ولد چوہدری عبد الغفور صاحب ناظر نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ آپ چوہدری شکر اللہ خانصاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم امریکہ کے بھتیجے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نوٹ:- اس خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل دیئے گئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینجر الفضل ربوہ)

## درخواست دعا

میرا چھوٹا بچہ جو کہ پانچ بہنوں کا واحد بھائی ہے۔ چند یوم سے سخت بیمار ہے کافی کمزور ہو چکا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(بیگم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ڈان میڈیکل ہال بوریوالا منڈی ملتان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں
—— (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) ——

**نمبر ۱۵۸۹۶** میں محمودہ نسرین زوجہ حوالدار ضیاء الدین قوم کھوکھر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال بنوں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی چیز زیور وغیرہ نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند ہے فقط راقم الحروف محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوہاٹ و بنوں

الامۃ:۔ محمودہ نسرین بقلم خود

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید اصفہان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ۲۱/۱۲

گواہ شد:۔ حوالدار ضیاء الدین خاوند موصیہ

**نمبر ۱۵۸۹۸** :۔ میں سید صدیق احمد ولد صاحبزادہ سید عبدالسلام صاحب قوم سید تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منار صاحبزادہ خوست ڈاکخانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ اراضی بنجر تعدادی رقبہ ساڑھے کنال واقعہ منار صاحبزادہ خوست سرائے نورنگ۔ ضلع بنوں میں ہے۔ میرا گزارہ صرف اس جائداد کی آمد پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

راقم الحروف ایس صدیق احمد ولد عبدالسلام

العبد:۔ ایس صدیق احمد منار صاحبزادہ خوست سرائے نورنگ ضلع بنوں ۲۳/۱۰

گواہ شد:۔ حمایت اللہ برادر صدیق احمد ولد صاحبزادہ عبدالسلام سرائے نورنگ ضلع بنوں۔

گواہ شد:۔ سید ہبۃ اللہ ولد سید صاحبزادہ عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔

**نمبر ۱۵۸۱۴** :۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ظفرآباد لابینی ڈاکخانہ ظفرآباد لونکا ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- (پانچصد) بذمہ خاوند چوہدری بشیر احمد واجب الادا ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ جس کی قیمت تقریباً ایک سو بیس روپے ہے۔ کل جائیداد چھ صد بیس روپے ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری اس جائیداد کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی میں انشاء اللہ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۶۲/- روپے جلد سے جلد داخل خزانہ کراؤنگی

الامۃ:۔ فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد ساکن لابینی ظفرآباد

گواہ شد:۔ سراج دین باجوہ موصی وصیت ۸۳۹۵ ظفرآباد لابینی P.O ظفرآباد ضلع حیدرآباد سندھ

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا دست چپ بشیر احمد خاوند موصیہ ظفرآباد لابینی ڈاکخانہ لونکا۔ ضلع حیدرآباد سندھ

**نمبر ۱۵۸۸۳** :۔ میں مشتاق زہرہ زوجہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ قوم جٹ دہڑ عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میں وصول کرچکی ہوں (۲) زیور طلائی ۶½ تولہ قیمتی مبلغ آٹھ صد روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے میں ۱۸۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد حصہ جائداد داخل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں یا ورثہ میں ملے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

ظہور احمد باجوہ بقلم خود نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

مشتاق زہرہ بقلم خود ۱۵/۹/۶۰

گواہ شد:۔ محمد اختر دار القدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ مشتاق احمد باجوہ بقلم خود وکیل الزراعت ربوہ

## اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال با اختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ ۱۲ فک الرہن موضع قادیان تحصیل جھنگ

احمد یار۔ محمد پسران غلام۔ شیر محمد۔ علی محمد رمضان پسران اللہ دتا قوم چشتی قادی سکنہ موضع قادیان تحصیل جھنگ۔

بنام

گوردتہ رام ولد دولت رام۔ بہادر چند ولد کانشی رام۔ رام لال۔ شنکر داس۔ حاکم رائے پسران دوی چند۔ جیون داس ولد دیال رام۔ تحت رام۔ دیوان سنگھ۔ جسونت رام۔ شیرن سنگھ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن ۲½ کنال موضع قادیاں جمعبندی ۵۸-۱۹۵۷ء

مندرجہ بالا میں گوردتہ رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۸/۱/۶۱ کو بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۱۹/۱۲/۶۰ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)





زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

نئے سال کے ساتھ ساتھ پاکستان میں

# نئے اعشاری سکّے

## ایک اور انقلابی اصلاح

یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے پاکستان میں اعشاری سکے جاری کئے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا اہم اور مفید اقدام ہے۔ آنے، پائیوں سے حساب میں جو پیچیدگی پیدا ہوتی ہے وہ اب دور ہو جائے گی۔

اب پانچ پیسے، دس پیسے کے نئے سکے بھی چلیں گے اور اُن کے ساتھ ساتھ پرانے سکے بھی ایک عرصے تک جاری رہیں گے۔ موجودہ چونی، اٹھنی اور ایک روپے کے سکے بالترتیب پچیس پیسے، پچاس پیسے، سو پیسے کے برابر ہوں گے۔

موجودہ سکوں کو نئے سکوں میں تبدیل کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے تبادلے کی مستند جدولیں شائع کی ہیں جن میں چھوٹی کسروں کو دور کر دیا گیا ہے تاکہ حساب کتاب میں آسانی رہے۔

**آج سے جاری کئے جا رہے ہیں**

وزارت مالیات حکومت پاکستان

**حساب آسان**

**لین دین میں سہولت**

**وقت کی بچت**

### پرانے سکوں کے مساوی نئے سکے

| آنے | نئے پیسے |
|---|---|
| ½ | ۳ |
| ۱ | ۶ |
| ۲ | ۱۲ |
| ۳ | ۱۹ |
| ۴ | ۲۵ |
| ۵ | ۳۱ |
| ۶ | ۳۷ |
| ۷ | ۴۴ |
| ۸ | ۵۰ |
| ۹ | ۵۶ |
| ۱۰ | ۶۲ |
| ۱۱ | ۶۹ |
| ۱۲ | ۷۵ |
| ۱۳ | ۸۱ |
| ۱۴ | ۸۷ |
| ۱۵ | ۹۴ |
| ایک روپیہ | ۱۰۰ |

### اعشاری سکوں کی اہم خصوصیات

- روپے کا نام اور قیمت جوں کی توں رہے گی۔
- روپے کو سَو برابر حصوں یعنی سَو پیسوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پیسہ چھوٹی اکائی ہوگا۔
- نئے اور پرانے سکے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے۔ ادائیگی دونوں میں کی جا سکتی ہے۔
- حسب ذیل نئے سکے جاری کئے جا رہے ہیں:
  ایک پیسہ یعنی ۱/۱۰۰ روپیہ، پانچ پیسے یعنی ۱/۲۰ روپیہ، دس پیسے یعنی ۱/۱۰ روپیہ۔
- پرانے سکے مبادلے کی جدولوں کے مطابق پیسوں میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں، جن کی مثالیں اوپر درج ہیں۔

D.S.P 301/1

PRESTIGE